سوال

(590) کیا فطرانہ اور قربانی کی کھال جہاد کے لیے دی جا سکتی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' میں حافظ عبدالستار الحماد صاحب نے ایک سوال کے جواب میں جو فرمایا ہے (تراشہ لف ہذا ہے) کہ مجاہدین کو فطرانی اور کھال نہیں لگتی۔ آیا یہ درست ہے؟ وضاحت سے جواب لکھیں۔ ہمارے ہاں ایسے لگتا ہے کہ مجاہدین تنظیموں کا بھی یہی کام رہ گیا ہے۔ امید ہے اپنی پہلی فرصت میں جواب مرحمت فرمادیں گے۔ (محمد اسلام طاہر محمدی) (۱۳/اگست ۲۰۰۴ئ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

متعدد احادیث میں قربانی کی کھالوں کو صدقہ کرنے کا حکم آیا ہے اور قرآن میں ہے:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ

''(ہاں تم جو خرچ کرو گے تو) ان حاجت مندوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں رُکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔''

مجاہدین چونکہ اللہ کی راہ میں مصروفِ کار ہوتے ہیں اس لیے عموم کے اعتبار سے آیت ہذا ان کو بھی شامل ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، فرمان الٰہی کا معنی یہ ہے

'اِنَّهُم حصرُوْا اَنْفُسَهُم وَوقفوهَا عَلَى الْجِهَادِ وَاِنَّ قَوْلَه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُخْتَصٌّ بِالْجِهَادِ فِي عُرفِ الْقُرْاٰنِ وَلان الجهاد كان وَاجِبًا فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَان وَكَانَ تَشْتَدُّ الحاجة الى من يحبس نفسه للمجاهدة مع الرسول ﷺ فَيَكُوْنُ مستَعِدًا كَذٰلِكَ مَتٰى مست الحَاجَة' تفسیر کبیر: ۷/۸۰

لہٰذا قربانی کی کھالوں کو جہاد فنڈ میں دینا جائز ہے۔ نیز صدقہ فطر بھی چونکہ من وجہ زکوٰۃ ہے اس لیے اس کو بھی مصرف جہاد میں دیا جا سکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:442

محدث فتویٰ